

دُعوتِ دین کے فضائل

تحریر: جناب پروفیسر ڈاکٹر فضل الہی حفظہ اللہ

دُعوتِ دین کے بیش قیمت فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ داعی کا اجر و ثواب اس کی موت کے ساتھ منقطع نہیں ہوتا، بلکہ جب تک اس کی دعوت پر عمل ہوتا رہے گا اس کا ثواب جاری رہے گا۔ اس بارے میں کتاب و سنت میں متعدد دلائل پائے جاتے ہیں انہی میں سے آٹھ ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿يُنَبِّئُ الْإِنْسَانَ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ﴾ [القيامة: ۱۳] ”اس دن انسان کو اس کے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (اعمال) سے آگاہ کیا جائے گا۔“

آیت کریمہ سے مراد یہ ہے کہ اس نے جو اعمال خود کیے اور جو طریقہ یاد ستورا چھایا برا، اس نے اپنے پیچھے چھوڑا اور اس کے مطابق لوگوں نے عمل کیا۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت شریفہ کی تفسیر میں نقل کیا ہے انہوں نے بیان فرمایا: (بما قدم قبل الموت من عمل صالح و سىء و ما أخر بعد موته من سنة حسنة او سيئة يعمل بها) [تفسير البغوي ۴/۲۲۲] ”اس نے موت سے پہلے جو نیک یا بدی کی اور موت کے بعد اس نے جو اچھا یا برا طریقہ چھوڑا جس پر عمل کیا گیا۔“ اللہ رب العزت نے فرمایا: ﴿عَلِمْتُ نَفْسًا مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ﴾ [الانفطار: ۵] ”ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (اعمال) کو معلوم کر لے گا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت شریفہ کی تفسیر میں بیان کیا: (ما قدمت في حياتها و ما أخرت مما سنته فعمل به بعد موتها) [شرح السنة] ”جو نیک عمل اس نے خود کیا اور جو اچھا طریقہ اس نے اپنے پیچھے چھوڑا اور اس کے مطابق عمل کیا گیا تو عمل کرنے والے کے مثل اس کیلئے ثواب ہے اور اس کے چھوڑے ہوئے برے طریقے کے مطابق جس نے غلط کام کیا اسی کے بقدر اس کے ذمے گناہ ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس اور محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہما نے آیت شریفہ کی تفسیر میں بیان کیا ہے: (ما قدمت في حياتها، و ما أخرت مما سنته فعمل به بعد موتها) [المحور الوجيز/ ۲۴۶] ”اس نے اپنی زندگی میں جو اعمال کیے اور جو طریقے اپنے بعد چھوڑے اور ان کے موافق اس کے مرنے کے بعد عمل کیا گیا۔“ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: (من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده كتب له مثل اجر من عمل بها و لا ينقص من اجورهم شيء و من سن فی الاسلام سنة سيئة، فعمل بها بعده كتب عليه مثل وزر من عمل بها و لا ينقص من اوزارهم شيء) [صحیح مسلم]

جس شخص نے اسلام میں پسندیدہ کام کیا اور اس کے بعد اس کے مطابق عمل کیا گیا تو اس کیلئے عمل کرنے والے کے اجر کے مانند ثواب تحریر کیا جائے گا اور (اس کو ثواب دیئے جانے کی وجہ سے) ان (عمل کرنے والوں) کے اجر میں کچھ کمی نہ کی جائے گی اور جس نے اسلام میں برا کام شروع کیا اور اس کے بعد اس کے موافق عمل کیا گیا تو اس پر اس کے بعد عمل کرنے والوں کے گناہ کے بقدر گناہ لکھا جائے گا اور ان (گناہ کرنے والوں) کے بوجھ میں کچھ تخفیف نہ ہوگی۔“ امام نوویؒ نے تحریر کیا ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی (من سن.....) اور ایک دوسری حدیث ﴿من دعا الى هدى..... ومن دعا الى ضلالة﴾ یہ دونوں حدیثیں واضح طور پر نیک کام شروع کرنے کی ترغیب اور برے کام شروع کرنے کی حرمت پر دلالت کناں ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ جس نے اچھا کام شروع کیا تو قیامت تک اس کے مطابق عمل کرنے والوں کے اجر کے مثل اس کیلئے ثواب ہوگا اور جس کسی نے برا کام شروع کیا تو قیامت تک اس غلط کام کرنے والوں کے گناہ کے بقدر اس پر بوجھ ہوگا۔ اسی طرح جس نے دعوت ہدایت دی تو اس کیلئے دعوت کو قبول کرنے والوں کے برابر ثواب ہوگا اور جس کسی نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس کیلئے اس کی بات پر عمل کرنے والوں کے گناہ کے بقدر بوجھ ہوگا، ہدایت اور گمراہی کی بات خواہ اس نے خود شروع کی ہو یا اس سے پہلے بھی کسی نے اس کے مطابق عمل کیا ہو (ہر دو صورت میں وہ عمل کرنے والوں کے ثواب یا گناہ کے برابر اجر یا بوجھ اٹھائے گا) اور یہ اچھا برا کام علم، عبادت، ادب یا کسی بھی معاملے کے سکھانے کے متعلق ہو۔ [شرح النووی ۱۶/۲۲۶-۲۲۷]

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر ما عمل بها في حياته، و بعد مماته حتى تترك) ”جس نے اچھا کام شروع کیا، جب تک اس کے موافق اس کی زندگی اور مرنے کے بعد عمل ہوگا اس کیلئے اجر و ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کام کو چھوڑ دیا جائے۔“

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له) [صحیح مسلم] ”جب انسان مر جاتا ہے تو تین صورتوں کے سوا اس کا سلسلہ عمل منقطع ہو جاتا ہے

صدقہ جاریہ سے، یا ایسے علم سے جس کا فیض جاری ہو یا اس کیلئے دعا کرنے والا نیک بچہ۔“

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح حدیث میں تحریر کیا ہے: ”علماء نے بیان کیا ہے، حدیث کا معنی یہ ہے کہ مرنے والے شخص کا عمل اس کی موت کے ساتھ منقطع ہو جاتا ہے اور ان تین باتوں کے علاوہ نئے ثواب کا میسر آنا ختم ہو جاتا ہے کیونکہ ان تینوں باتوں کا سبب وہ شخص خود ہی تھا، بچہ اس کی کمائی سے ہے، اسی طرح تعلیم و تصنیف کی شکل میں چھوڑا ہوا علم صدقہ جاریہ اور وہ وقف ہے۔ (شرح النووی: ۸۵/۱۱)

امام طہی نے شرح حدیث میں قلمبند کیا ہے: ”ان تین چیزوں کے علاوہ اس سے عمل ختم ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کے سوا دیگر سب اعمال نماز، زکوٰۃ اور حج کا سلسلہ ثواب منقطع ہو جاتا ہے لیکن ان چیزوں کے ذریعے ملنے والا اجر ختم نہیں ہوتا۔ حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے بعد اس کے اعمال کا اجر تحریر نہیں کیا جاتا، کیونکہ ثواب تو عمل کی جزا ہے اور عمل موت سے ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ اس عمل کا ثواب جاری رہتا ہے جس کی خیر دائمی ہو، نفع مستمر ہو، جیسا کہ زمین کا وقف کرنا، کتاب کی تالیف کرنا، کسی مسئلہ کو سمجھانا کہ اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے، یا صالح بچے کا ہونا، ان میں سے ہر ایک چیز کا ثواب موت کے بعد بھی اس کو حاصل ہوتا رہتا ہے۔“ [شرح الطیبہ: ۶۶۳/۲]

نوافذ حدیث قلمبند کرتے ہوئے امام نووی نے فرمایا کہ اس میں علم کی فضیلت کا بیان اور اس سے بہت زیادہ حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔ علاوہ ازیں اس بات کی بھی ترغیب ہے کہ انسان تعلیم و تصنیف اور بیان کی شکل میں اپنے پیچھے علم چھوڑ جائے اور زیادہ سے زیادہ نفع اور فائدے والے علوم کا چناؤ کرے۔“ [شرح النووی: ۸۵/۱۱]

امام ابن ماجہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (خیر ما یخلف الرجل من بعدہ ثلاث ولد صالح یدعو لہ و صدقۃ تجری یبلغہ اجرہا و علم یعمل بہ من بعدہ) [سنن ابن ماجہ] ”آدمی اپنے بعد جن چیزوں کو چھوڑتا ہے ان میں بہترین چیزیں تین ہیں: صالح بچہ کہ اس کیلئے دعا کرے، صدقہ جاریہ کہ اس کا اجر اس کو پہنچتا رہے اور علم کہ اس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا جائے۔“

حضرات امہ ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ترجمہ) ”یقیناً مومن کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں (کے اجر و ثواب) میں سے جو چیز اس کو ملتی ہے (وہ) علم ہے جو اس نے پھیلایا اور نیک بچہ ہے جو اس نے چھوڑا، یا مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) ہے کہ اس نے کسی کیلئے ورثہ میں چھوڑا، یا مسجد ہے کہ اس نے بنائی، یا راغب کیلئے مسافر خانہ ہے، یا نہر ہے کہ اس نے جاری کی، یا صدقہ ہے کہ اس نے اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال سے نکالا، اس کا ثواب اس کو مرنے کے بعد پہنچتا رہتا ہے۔“

حضرات ائمہ احمد، بزار اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: (اربعة تجرى عليهم أجورهم بعد الموت: رجل مات مرابطا في سبيل الله ورجل علم علما فاجره يجرى عليه ما عمل به ورجل أجرى صدقة فاجرها له ما جرت عليه ورجل ترك ولدا صالحا يدعوه له) [المسند ۵/۲۶۹] ”مرنے کے بعد چار (قسم کے) اشخاص کا اجر جاری رہتا ہے (ایک) وہ بندہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مقام جہاد میں قیام کرتے ہوئے فوت ہو جائے، (دوسرا) وہ آدمی کہ اس نے علم سکھایا کہ جب تک اس کے مطابق عمل ہو اس کا اجر جاری رہتا ہے (تیسرا) وہ شخص کہ اس نے صدقہ کیا، جب تک صدقہ (کافیض) جاری ہے اس کا اجر جاری رہے گا، (چوتھا) وہ آدمی کہ اس نے نیک بچہ چھوڑا جو اس کیلئے دعا کرتا ہے۔“

مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ جن اعمال کا اجر و ثواب بندے کیلئے مرنے کے بعد جاری رہتا ہے ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ انسان کوئی نیک عمل کرے جس کی اقتدا کرتے ہوئے دوسرے لوگ بعد میں وہ عمل کریں اسی طرح وہ لوگوں کو عمل سکھادے جس کے مطابق وہ اس کے مرنے کے بعد عمل کریں۔ امام ابن قیمؒ نے لکھا ہے: ان العالم اذا زرع علمه عند غيره ثم مات جى عليه اجره وبقى له ذكره و هو عمر ثان و حياة اخرى و ذلك احق ما تنافس فيه المتنافسون و رغب فيه الراغبون) [مفتاح دار السعادة: ۱۸۸] ”جب عالم کسی دوسرے شخص میں علم کا بیج بوتا ہے اور پھر فوت ہو جاتا ہے تو اس کا اجر جاری ہو جاتا ہے، اس کا تذکرہ باقی رہتا ہے اور یہ دوسری عمر اور دنی زندگی ہے، یہی (مقام و مرتبہ) اس قابل ہے کہ باہمی مقابلہ و منافست کرنے والے اس کے حصول میں دوڑ لگائیں اور رغبت کرنے والے رغبت کریں۔“

امام سیوطیؒ کے اشعار: امام سیوطیؒ نے ان خصلتوں کا اشعار کی صورت میں ذکر کیا ہے جن کا اجر و ثواب بندے کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے انہی خصلتوں میں سے ان علوم کو بھی شمار کیا ہے جن کی نشر و اشاعت کوئی شخص اپنی زندگی میں کرتا ہے، انہوں نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو دس اعمال کے علاوہ دیگر اعمال کا اجر و ثواب جاری نہیں رہتا۔ (وہ دس اعمال یہ ہیں) علوم کہ اس نے ان کی اشاعت کی، بیٹے کی دعا، کھجور کے درخت کا اگانا اور صدقات جاری رہتے ہیں، مصحف کا کسی کو وارث بنانا، اسلامی سرحدوں کی چوکیداری کرنا، کنواں کھودنا اور نہر کا جاری کرنا۔ پردیسی کیلئے گھر بنانا کہ وہ اس میں پناہ لے یا ذکر (الہی) کیلئے جگہ تعمیر کرنا، قرآن کریم کی تعلیم دینا، احادیث شریفہ سے (ثابت شدہ) ان باتوں کو شمار کر کے مضبوطی سے تھام لو۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!